آلو کی کاشت و دیکھ بھال

زرعی فیچر سروس: نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

آلو پاکستان کی ایک اہم فصل ہے کیونکہ اس کی فی ایکڑ آمدنی دوسری فصلوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ آلو کو مکمل غذا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں کافی مقدار میں نشاستہ، وٹامن، معدنی نمکیات اور لحمیات پائے جاتے ہیں۔ تاریخ میں پہلی بار آلو کی کاشت کو فروغ دینے کیلئے حکومت پنجاب نے پیداواری مقابلہ جات کا اعلان بھی کیا ہے جس کے تحت زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کاشتکاروں کو مشینری کی صورت میں کروڑوں روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔ ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کی خوراک کو پورا کرنے اور گندم پر دباؤ کم کرنے کیلئے آلو کی پیداوار میں اضافہ از حد ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں آلو ہی ایک ایسی فصل ہے جو ساحل سمندر سے لے کر پہاڑوں کی بلند چوٹیوں تک کاشت کی جاتی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں میں اس کی دو فصلیں یعنی موسم بہار اور موسم خزاں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ آلو کی خزاں فصل کی کاشت کا موزوں وقت ماہ اکتوبر ہے۔ زیادہ اگیتی کاشت میں زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے اگاؤ میں کمی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات زیر زمین آلو گل جاتے ہیں اور مائٹس (جوؤں) کے حملے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اسلئے بوائی 28 سے 32 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر کریں اور اس کی برداشت جنوری سے فروری تک کریں۔ بیج والی فصل کو 10 اکتوبر تک کاشت کریں اور جنوری کے پہلے ہفتے تک بیلیں کاٹ دیں تاکہ فصل وائرس پھیلانے والے کیڑوں سے محفوظ رہے اور چھلکا سخت ہو جائے۔ بیلیں کاٹنے کے ہفتہ دس دن کے اندر آلو برداشت کر لیں۔ آلو کی تازہ پیداوار بطور بیج نئی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہوتی۔ کاشت سے قبل خوابیدگی کو توڑنا بہت ضروری ہے، آلو 10 سے 12 ہفتے پڑا رہنے سے خوابیدگی خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ کاشت کیلئے 1200 تا 1500 کلوگرام فی ایکڑ صحتمند، بیماریوں سے پاک تصدیق شدہ بیج استعمال کیا جائے۔ بیج کو سرد خانے سے تقریباً 10 دن پہلے نکال کر سایہ دار جگہ پر پھیلا دیں تاکہ بیج باہر کے درجہ حرارت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے اور اس میں شگوفے پھوٹ آئیں۔ آلو کی کاشت کیلئے محکمہ زراعت پنجاب کی منظور شدہ اقسام کا بیج استعمال کریں۔ فصل کی کاشت کیلئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو، کا انتخاب کریں۔ زمین میں مناسب مقدار میں نامیاتی مادہ موجود ہونا ضروری ہے۔ زمین کی تیاری کے لئے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل اور تین چار دفعہ عام ہل چلا کر زمین کو نرم اور بھر بھرا کر لیں۔ زمین کی ہمواری کا خاص خیال رکھیں تاکہ کھیت میں پانی کھڑا نہ رہے اور فصل کا اگاؤ بھی اچھا رہے۔ کھادوں کی مقدار کا تعین کرنے سے پہلے زمین کا تجزیہ کرائیں۔ اگر زمین کا تجزیہ نہ کروایا جاسکے تو اوسط زرخیزی والی زمین میں فی ایکڑ 100 کلوگرام نائٹروجن، 50 کلوگرام فاسفورس، 50 کلوگرام پوٹاش اور 10 کلوگرام زنک سلفیٹ (21%) ڈالیں۔ اگر گوبر کی کھاد ڈالی جائے تو عناصر صغیرہ ڈالنے کی ضرورت نہ ہوگی ورنہ بمطابق اراضی فی ایکڑ فیرس سلفیٹ 30 کلوگرام، مینگنیز سلفیٹ 12 کلوگرام اور بورک ایسڈ 2 کلوگرام ڈالنا چاہیے۔ فاسفورس، پوٹاش، زنک و دیگر عناصر صغیرہ والی کھادوں کی ساری مقدار بوقت کاشت ڈالیں اور نائٹروجن والی کھاد کی آدھی مقدار بوقت بوائی اور باقی آدھی مقدار بوائی کے ایک ماہ بعد آبپاشی کے ساتھ ڈالیں۔ آلو کی کاشت کھیلیوں پر کریں، کھیلیوں کا فاصلہ 75 سینٹی میٹر اور پودوں کا فاصلہ 20 سینٹی میٹر رکھیں۔ بیج کی گہرائی 7 سینٹی میٹر سے 10 سینٹی میٹر رکھیں البتہ اگر کاشت مٹی چڑھانے والے ہل سے کرنی ہو تو بیج کی گہرائی 15 سینٹی میٹر تک بھی کی جاسکتی ہے۔ بیج والی فصل میں پودوں سے پودوں کا

فاصلہ 15 سینٹی میٹر رکھیں تاکہ آلو کا سائز کم ہو کر بیج زیادہ نکلے۔آلو کی کاشت کے فوراً بعد فصل کی پہلی آبپاشی کریں، پانی کسی صورت کھیلیوں کے اوپر نہ چڑھے بلکہ کھیلیوں کے صرف دوتہائی حصہ تک پہنچے، ورنہ زمین سخت اور اگاؤ متاثر ہوگا۔ بعد میں یہ وقفہ موسم کے مطابق بڑھا کر 10 سے 15 دن کر دیں۔آلو نکالنے سے 15 دن پہلے آبپاشی بند کر دیں۔آلو کی فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے مقامی فیلڈ عملہ کے مشورہ سے زہروں کا استعمال کریں۔آلو کی بیماریوں میں آلو کا پچھیتا جھلساؤ، آلو کا اگیتا جھلساؤ، آلو کا سوکا یا مرجھاؤ، آلو کی عمومی ماتا، مائیکو پلازما، آلو کا پتہ لپیٹ وائرس، آلو کا وائرس وائی اور موزیک وغیرہ شامل ہیں۔ان بیماریوں کے حملہ سے فصل متاثر ہوتی ہے اور پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے۔آلو کی بیماریوں کے انسداد کیلئے صحتمند اور بیماریوں سے پاک بیج استعمال کریں،قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں، جڑی بوٹیوں کا تدارک کریں۔آلو کے نقصان رساں کیڑوں میں چور کیڑا، چست تیلا، سست تیلا، سفید مکھی، آلو کا پروانہ، امریکن سنڈی اور لشکری سنڈی حملہ آور ہو کر پتوں اور پودوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے تدارک کیلئے روشنی کے پھندے لگائیں، فصل میں گوڈی کر کے پانی دیں، جڑی بوٹیاں تلف کریں۔آلو کی فصل پر ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کے شدید حملہ کی صورت میں محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے فیلڈ عملہ کے مشورہ سے نئی کیمسٹری کی زرعی زہریں سپرے کریں۔آلو کی فصل کو برداشت کرنے سے 10 سے 15 روز قبل بیلیں کاٹ دیں اس سے آلو کی جلد سخت ہو جاتی ہے اور وہ کولڈ سٹور میں ذخیرہ کے دوران نہیں گلتا۔آلو کی برداشت صبح کے وقت کریں جب درجہ حرارت مقابلتاً کم ہو۔آلو کو برداشت کے بعد 3 سے 4 دن سایہ دار جگہ پر رکھیں تاکہ برداشت کے دوران آنے والے زخم مندمل ہو جائیں۔موسم خزاں کے آلو جب جنوری فروری میں برداشت ہوتے ہیں تو بھاؤ کم ہو جاتا ہے زیادہ قیمت کے حصول کیلئے زمیندار آلوؤں کو فارم پر ڈھیر کی صورت میں جمع کر لیتے ہیں تاکہ اس کی فروخت کچھ دیر بعد کی جاسکے لیکن ڈھیر میں ہوا کا گزر نہ ہونے کی وجہ سے آلو نہ صرف گل سڑ جاتے ہیں بلکہ درجہ حرارت زیادہ ہونے پر ان کی ظاہری شکل بھی خراب ہو جاتی ہے اور اس طرح مارکیٹ میں کم قیمت وصول ہوتی ہے۔اس سنبھال کے طریقے کو محکمہ زراعت نے اور زیادہ بہتر بنا دیا ہے۔ڈھیر زمین سے کم از کم ایک فٹ اونچے بیڈ پر لگائیں۔ڈھیر کے اندر ہوا کے گزرنے کیلئے ڈکٹ لگائی جائیں جسے صبح کے وقت بند کر دیا جائے تاکہ ڈھیر کے اندر گرم ہوا کا گزر نہ ہو سکے اور اسے ٹھنڈی ہوا کے گزرنے کیلئے رات کو کھول دیا جائے۔ڈھیر کی گرمی خارج کرنے کیلئے چمنی کا استعمال کی جائے تاکہ ڈھیر کی گرمی خارج ہو سکے اور ڈھیر کے اوپر پرالی کی مناسب تہہ ڈال دی جائے تاکہ موسمی تغیرات سے بچا جا سکے۔اس طریقہ سے نہ صرف آلو فارم پر زیادہ دیر تک رکھے جاسکتے ہیں بلکہ ان کی خاصیت بھی برقرار رکھی جا سکتی ہے۔

-0-0-0-0-